جس کتاب پر مؤلف کی مہر نہو وہ مال مسروقہ ہے

یہ کتاب مجلس تکسٹ بک کی منظور و مقبول ہے

KHULASAT-UL-QAVANIN.

خلاصۃ القوانین

مؤلفہ

رورنڈ ڈورڈ سیل صاحب بی ڈی

ایم آر اے ایس و فلو آف دی مدراس یونیورسٹی

و ممتحن فارسی و اردو طلبۂ یونیورسٹی مدراس

پرائمری اور لوئر سکنڈری کے کلاسون کے طلبا کی تعلیم و امتحان کیلئے

ستروین دفعہ

مطبع نظام المطابع مدراس مین مطبوع ہوی

جولائی سنہ ۱۸۹۶ع

دفعہ ہفدہم ۱۰۰۰ جلد

قیمت ۴

چند اصطلاحات ضروری

قانون۔ وہ علم ہی جس سے تحریر اور تقریر
درست ہوتی ہی۔

لغت اصل زبان کو کہتے ہیں۔

اصطلاح۔ وہ ہی جو چند خاص آدمی ملکر
ایک بات ٹھہرالیں۔

محذوف جو لفظ دور کیا جاتا ہے مثلاً بود و کا و

مقدر۔ جو لکھا نہیں جاتا لیکن اُسکا معنی
لیا جاتا ہی جیسے لکھ یعنے تو لکھ

مرادف جن لفظوں کے معنے ایک ہوں جیسے کرسی اور چوکی

مشترک جو لفظ کئی معنوں کے واسطے
بولا جاتا ہی جیسے چاند مہتاب اور سر کو کہتے ہیں

صیغہ۔ لفظ کو کہتے ہیں۔

معنی۔ جو چیز کہ کلمہ یا کلام سے سمجھی جاتی ہی۔

تعریف کسی چیز کا معنی اِسطرح بیان
کرنا کہ مخاطبان سے وہی چیز سمجھے

اشتقاق ایک کلمے سے دوسرے کو نکالنا
اول کو مشتق منہ اور دوسرے کو مشتق کہتے ہیں

اردو کا معنی لشکر ہی۔ پس جو بولی کہ
شاہجہاں کے زمانہ میں مستعمل ہوئی تھی
اُس کو اُردو کہتے ہیں۔ اور چونکہ اُس لشکر
میں ہر طرح کے آدمی تھے اسی واسطے
ہر طرح کے الفاظ سے مرکب ہوئی۔

باب اوّل صرف میں

صرف - وہ علم ہی جس سے بنانا ایک لفظ کا دوسرے سے اور گردان اور تبدیل اُس کی اور حذف اور زیادتی حروف کی اور کلمے کی شناخت اور اسما و افعال کی تعریف و اقسام معلوم ہو - اور موضوع اُس کا کلمہ ہی -

بیان کلمہ کا

کلمہ وہ لفظ ہی کہ موضوع ہو واسطے معنی مفرد کے - اور کلمہ کی تین قسمیں ہیں اسم فعل حرف

فصل پہلی حرف کے بیان میں

حرف وہ ہی کہ بغیر ملانے دوسرے لفظ کے اُس کا معنی سمجھ میں نہ آوے اور نہ اُس میں کوئی زمانہ پایا جاوے جیسے سے اور تک وغیرہ کہ اُن کے کچھ معنے نہ سمجھے گئے - مگر جبکہ کہیں کہ کلکتے سے پشاور تک تار برقی لگایا گیا ہی تو معلوم ہوا کہ سے کے معنے ابتدا کے ہیں - اور تک کے معنے انتہا کے - اور حروف کے دو قسمیں ہیں - حروف تہجی - اور حروف معنوی -

حروف تہجی کا بیان

حروف تہجی وے ہیں جن سے کلمات بنتے ہیں جیسے ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ی - اِن میں آٹھ حرف یعنے ث ح ص ض ط ظ ع ق فقط زبانِ عربی میں آتے ہیں - اور چار حرف پ چ ژ گ

خاص فارسی کے ہیں کہ عربی میں نہیں آتے۔ اور تین حرف ٹ ڈ ڑ اُردو زبان کے
حرف ہیں کہ عربی اور فارسی میں نہیں آتے۔ باقی سب حُروف تینوں زبانوں
میں مُشترک ہیں۔ اور اُن میں سے حروفِ و ا ی کو حُروفِ عِلّت کہتے ہیں
و کے موافق حرکت ضمّہ ہی جیسا کو۔ ا کے موافق فتحہ جیسا کا۔ اور ی کے موافق
کسرہ ہی جیسا کی۔ اور واو اور یای ساکن دو قسم کے ہوتے ہیں معروف اور مجہول
واوِ معروف وہ ہی جس کے ماقبل ضمّہ ہوا اور خوب صاف اور باریک
بولی جاوے جیسا واو مزدور کی۔ **واوِ مجہول** وہ ہی جس کے ماقبل
ضمّہ ہوا اور خوب صاف اور باریک نہ پڑھی جاوے جیسا واو شور کی۔
واوِ معدولہ وہ ہی جو لکھنے میں آوے لیکن پڑھنے میں نہ آوے مثلاً واو خواب کی
یاے معروف وہ ہی جس کے ماقبل کسرہ ہو اور خوب ظاہر اور باریک
پڑھی جاوے جیسے ی چھوکری کی۔ اُس کو سیدھی اور گول لکھتے ہیں۔ (ی)
یاے مجہول وہ ہی جو صاف اور باریک نہ پڑھی جاوے جیسے ے چھوکرے
کی اور وہ اُلٹی لکھی جاتی ہی (ے) اگر کسی حرف پر زیر یا زبر یا پیش ہو تو اُس کو
متحرک کہتے ہیں جس حرف پر حرکت ضمّہ کی ہووے اُس کو **مضموم** کہتے ہیں
جیسا بُ اور جس پر فتحہ ہووے اُس کو **مفتوح** کہتے ہیں جیسا بَ اور جس پر کسرہ
ہووے اُسے **مکسور** کہتے ہیں جیسا بِ اور جس پر تشدید ہووے اُس کو مشدّد
کہتے ہیں مثلاً مّ ۃ ڈّ اور جس پر کوئی حرکت نہ ہو اُس کو **ساکن** بولتے ہیں

جیسے دال بد کی۔ لفظ کے آخر ساکن حرف کو جو ساکن حرف کے بعد آوے موقوف کہتے ہیں مثلاً شَ و شَن کا۔

حروفِ معنوی کا بیان

حروفِ معنوی وے ہیں جو صرف واسطے ربطِ معنی کے آتے ہیں چنانچہ سے واسطے ابتدا کے اور تک واسطے انتہا کے ہی جیسے سیر کی میں نے بصرے سے کوفے تک۔ اور میں واسطے ظرفیت کے آتا ہی جیسا زید گھر میں ہی۔ اور کبھی یہہ حرف مقدر رہتا ہی جیسے میں مدرسے گیا یعنے مدرسے میں۔ اور پر واسطے استعلا یعنے بلندی کے ہی جیسے گھوڑے پر سوار ہو۔ اور کبھی لیکن کے معنے میں آتا ہی جیسے پڑھتا ہی پر دھیان نہیں کرتا۔ اور کو اور کے تئیں علامتیں مفعول بہ کی ہیں اور صرف ضمائر اور اسمِ اشارہ اور اسمِ موصول اور اسمِ استفہام میں سے مجہول واحد میں اور یں جمع میں علامت مفعول کی ہوتی ہی۔ جیسا زید کو بلاؤ۔ اور اُس کے تئیں کہو کہ اسے پڑھے۔ اور و اور اور حروفِ عطف کے ہیں جیسے کتاب گلستاں اور بوستاں لاؤ۔ اور۔ یا خواہ۔ چاہو۔ نہیں تو واسطے تردید کے ہیں جیسے وہ آوے یا زید یعنے دونوں میں سے ایک شخص آوے۔ یہاں رہو خواہ چلے جاؤ۔ اور کا۔ کی۔ کے اور صرف ضمائر میں را۔ ری۔ رے علامتیں اضافت کی ہیں جیسے زید کا گھوڑا عورت کی کتاب۔ ساہوکار کے گھوڑے۔ میرا قلم تیری تختی۔ ہمارے گھوڑے

حروفِ معنوی

حرفِ تخصیص

حرفِ استعلا

مفعول

حرفِ عطف

حروفِ تردید

حروفِ اضافت

اور ای - اجی - او حروفِ ندا کے ہیں - جیسے ای صاحب اجی میاں او صاحبو - اور - ارے اور ابے محبت اور حقارت سے پکارنے کے لئے موضوع ہوتے ہیں - اور اگر اور جو حروف شرط کے ہیں - اور تو - پس اور وہ حروف جزا کے ہیں - مثلاً اگر علم پڑھوگے تو عزت پاؤگے - اور سوائے بر - مگر - اِلّا - حروف استثنا کے ہیں جیسے سب لوگ آئے مگر زید - اور ہاں - اچھا - جی - ہوں - حروف ایجاب اور اقرار کے ہیں - جیسا کوئی پوچھے کتاب لوگے؟ اُس کے جواب میں کہیں - کہ ہاں - اور حرفِ سا واسطے تشبیہ کے آتا ہے - جیسا زید شیر سا ہے - اور حرفِ البتہ واسطے تاکیدِ اثبات اور نفی کے آتا ہے - جیسے البتہ حیدرآباد جاؤنگا - یا البتہ جانے نہ دونگا - اور لفظِ ہرگز واسطے تاکید نفی ہی کے آتا ہے - جیسا ہرگز نہ ہوگا - اور لفظِ نہ نہیں واسطے ہر فعل کی نفی کے آتے ہیں جیسے زید نہ آیا - وہ نہیں پڑھتا ہے - اور حرف مت واسطے نہی کے آتا ہے - جیسا مت کھیلو - اور کہ اور جو واسطے بیانِ ماقبل کے آتے ہیں جیسا اُستاد کہتے ہیں کہ لڑکا اچھا پڑھتا ہے - میرا گھوڑا جو چالاک تھا شرط جیتا - اور ہی واسطے حصر اور خصوصیت کے آتا ہے - جیسا زید ہی آوے - وہ ہی جاوے یہی دو - اور لئے - واسطے - کیونکہ - مارے واسطے سبب کے آتے ہیں جیسے یہ تمہارے لئے ہے - یا اسواسطے کہتا ہوں مت کھیلو کیونکہ مار کھاؤگے زید مارے ڈر کے بھاگ گیا - اور ہائے - وائے - آہ - حروفِ تاسف ہیں

حروفِ ندا

حروفِ شرط و جزا

حروفِ استثنا

حروفِ ایجاب

حرفِ تشبیہ

حرفِ تاکید

حرفِ نفی

حرفِ نہی

حرفِ بیان

حرفِ حصر

حرفِ سبب

حروفِ تاسف

اور واہ۔واہ واہ۔ کیا خوب۔ اچھا۔ حروف تعجب اور تحسین ہیں

فصل دوسری فعل کے بیان میں

فعل وہ کلمہ ہی جس کا معنی بغیر ملنے دوسرے لفظ کے معلوم ہو اور اُس میں تین زمانوں سے کوئی ایک زمانہ پایا جاوے۔ زمانے تین ہیں۔ ماضی[۱] یعنے گذرا ہوا اور حال[۲] یعنے زمانہ موجود۔ اور مستقبل[۳] یعنے آنے والا۔

مصدر وہ ہی جس سے فعل اور اسم مشتق بنائے جاویں۔ علامت مصدر کی آخر میں لفظ نا ہی جیسا لکھنا پڑھنا وغیرہ۔ جاننا چاہیئے کہ مصدر سے چھ قسم کے فعل نکلتے ہیں۔ ماضی[۱]۔ مضارع[۲]۔ حال[۳]۔ مستقبل[۴]۔ امر[۵]۔ نہی[۶]۔

تعریف افعال

فعل ماضی وہ ہی کہ جس میں گذرا ہوا زمانہ معلوم ہو۔ اُس کے چھ قسمیں ہیں ماضی مطلق[۱] ماضی قریب[۲]۔ ماضی بعید[۳]۔ ماضی شکی[۴]۔ ماضی استمراری[۵] یا ناتمام ماضی شرطیہ[۶] یا تمنائی

ماضی مطلق وہ ہی جس میں گذرا ہوا زمانہ پایا جاوے اور اُس میں کچھ قید قریب یا بعید کی نہووے جیسے زید آیا۔ اِس سے یہہ معلوم نہوا کہ گذرے زمانے میں کب آیا۔

ماضی قریب وہ ہی جس میں گذرا زمانہ پایا جاوے جو گذر کر تھوڑا ہی عرصہ ہووے جیسے زید آیا ہی۔ اِس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ آکر تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔

ماضی بعید وہ ہی جس میں گذرا زمانہ پایا جاوے اور اُس کو گذرے بہت عرصہ ہوا ہو جیسے زید آیا تھا۔ اِس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ زید آکر بہت عرصہ ہوا۔

ماضی شکی وہ ہی جس میں گذرا زمانہ سمجھا جاوے اور اس کے ہونے میں شک ہو جیسا زید آیا ہو گا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ کہنے والے کو زید کے آنے کا حال خوب بتحقیق معلوم نہوا

ماضی استمراری وہ ہی جو گذرے ہوے زمانہ سے علاقہ رکھے اور کرنیوالا کام تکرار کرتا ہو۔ اس کو ماضی ناتمام بھی کہتے ہیں جیسے زید آتا تھا۔ اس سے یہہ مفہوم ہوتا ہی کہ زید زمانہ گذشتہ میں بارہا آیا کرتا تھا۔

ماضی تمنائی اس کو کہتے ہیں جس میں گذرا ہوا زمانہ ہو اور کرنے والا کام تمام نکیا ہو مگر کرنے کی آرزو رکھتا ہو۔ اس کو ماضی شرطی بھی کہتے ہیں جیسے وہ پڑھتا تو خوب ہوتا۔ اس سے یہہ مفہوم ہوا کہ وہ نہ پڑھا مگر کہنے والا آرزو کرتا ہی کہ اگر وہ زمانہ گذشتہ میں پڑہتا تو کیا خوب ہوتا۔

مضارع وہ فعل ہی جس میں زمانہ حال اور آیندہ دونوں ہوسکتے ہوں یعنے اس سے کبھی زمانہ حال سمجھا جاوے اور کبھی مستقبل جیسے زید آوے۔ اس سے یہہ ثابت ہوا کہ زید خواہ ابھی آوے یا زمانہ آیندہ میں آوے۔

حال وہ ہی جس میں زمانہ موجود پایا جاوے جیسے زید آتا ہی یعنی اِسیوقت آتا ہی۔

مستقبل وہ فعل ہی جو زمانہ آیندہ سے علاقہ رکھے مثلاً زید آوے گا یعنے ابتک نہین آیا۔ مگر زمانہ آیندہ میں آنے کا ارادہ رکھتا ہی۔

امر وہ فعل ہی کہ جس میں حکم کسی کام کے کرنے کا ہووے جیسا تم آؤ۔

نہی وہ فعل ہی کہ جس میں کسی کام کے نکرنے کا حکم پایا جاوے جیسا مت کھیلو

اور ہر ایک اِن تمامی فعلوں سے دو قسم پر ہی۔ معروف ۔ اور مجہول۔

معروف اُس کو کہتے ہیں کہ کرنے والا اُس فعل کا معلوم ہو جیسا زید نے شیر مارا

مجہول وہ ہی کہ کرنے والا کام کا معلوم نہو جیسا زید قتل کیا گیا ۔

پھر ہر ایک فعل سواے امر و نہی کے دو قسم پر ہی مثبت ۔ اور منفی ۔

مثبت وہ ہی کہ فعل فاعل سے ظاہر ہو۔ اور اُس میں حرف نفی نہ آوے جیسے کیا۔ کرتا ہی۔ کریگا

منفی وہ ہی کہ فعل فاعل سے ظاہر نہو۔ اور اُس میں حرف نفی یعنے نہ یا نہیں آوے جیسے زید نہ آیا

مصدر سے فعلوں کو بنانے کا طریقہ

جاننا چاہیئے کہ سواے امر و نہی کے اوّل صیغہ واحد مذکر غائب کا بنایا جاتا ہی
پھر اُس سے باقی صیغے بنالیتے ہیں مصدر کی علامت لفظ **نا** دور کرنے سے صیغہ
واحد **امر** حاضر بنتا ہی جیسے لکھنا سے لکھ ۔ اور امر کے اوّل لفظ **مت** زیادہ کرنے
سے **فعل نہی** ہوتا ہی جیسا مت لکھ۔ امر کے آخر ا زیادہ کرنے سے **فعل**
ماضی مطلق بنتا ہی جیسے لکھ سے لکھا فعل ماضی ہی۔ مگر جس امر کے آخر الف
یا واو ہو تو لفظ یا بڑہاکر **ماضی مطلق** بناتے ہیں جیسا کھا سے کھایا اور سو سے
سویا **ف** یہ چند ماضی یعنے گیا۔ کیا۔ مُوا۔ ہوا۔ اِس قانون کے خلاف ہیں ماضی مطلق
کے اخیر لفظ **ہی** زیادہ کرنے سے **فعل ماضی قریب** ہوتا ہی جیسا لکھا ہی اور
ماضی مطلق کے اخیر لفظ **تھا** بڑہانے سے **فعل ماضی بعید** بنجاتا ہی جیسا
لکھا تھا۔ اور ماضی مطلق کے آخر لفظ **ہوگا** زیادہ کرنے سے **ماضی شکی** ہوتا

ہی جیسا لکھا ہوگا۔ اور امر کے آخر لفظ تا بڑھانے سے **ماضی تمنائی** ہوتا ہی

اُس کو ماضی شرطی بھی کہتے ہیں جیسا لکھتا۔ اور ماضی تمنائی کے آخر لفظ تھا

زیادہ کرنے سے **ماضی استمراری** بنتا ہی جیسا لکھتا تھا۔ اور ماضی تمنائی کے

آخر لفظ ہی زیادہ کرنے سے **فعل حال** بنجاتا ہی جیسا لکھتا ہی۔ اور امر کے

آخر ے مجہول زیادہ کرنے سے **فعل مضارع** ہوتا ہی جیسا لکھے۔ اگر کسی

امر کے آخر حروف علت میں سے کوئی حرف آوے تو قبل یاے مضارع

کے **واو** زیادہ کرتے ہیں جیسے کھاوے۔ سووے۔ پیوے اور فعل

مضارع کے آخر لفظ **گا** زیادہ کرنے سے **فعل مستقبل** بنتا ہی جیسا

لکھے گا۔ اور لفظ **کے** یا کر امر واحد حاضر کے آخر زیادہ کئے بعد کوئی دوسرا

فعل لاتے ہیں تو وہ **فعل معطوف** کہلاتا ہی۔ اور اس فعل

معطوف کا زمانہ اکثر اُن حروف کے بعد جو فعل ہوگا اُسی کے زمانہ سے ہوگا

جیسے مار کر گیا۔ یعنے مارا اور گیا۔ یا مار کر جاوے گا۔ یعنے مارے گا۔ اور

جاوے گا۔ واضح ہو کہ سوا مضارع اور امر اور نہی کے سب فعلوں کے

بارہ بارہ صیغے ہوتے ہیں چھ مذکر کو اور چھ مونث کو مگر مضارع اور امر اور نہی

میں مذکر اور مونث ایکساں ہی۔ اس گردان سے تذکیر و تانیث اور وحدت

و جمعیت ہر ایک فعل کی صاف ظاہر ہوگی +

صرفِ کبیر مصدرِ لازمی معروف آنا کا

		مذکر		مونث	
نام فعل	قسم فاعل	واحد	جمع	واحد	جمع
ماضی مطلق	غائب	وہ آیا	وے آئے	وہ آئی	وے آئیں
	مخاطب	تو آیا	تم آئے	تو آئی	تم آئیں
	متکلم	میں آیا	ہم آئے	میں آئی	ہم آئیں
ماضی قریب	غائب	وہ آیا ہی	وے آئے ہیں	وہ آئی ہی	وے آئی ہیں
	مخاطب	تو آیا ہی	تم آئے ہو	تو آئی ہی	تم آئی ہو
	متکلم	میں آیا ہوں	ہم آئے ہیں	میں آئی ہوں	ہم آئی ہیں
ماضی بعید	غائب	وہ آیا تھا	وے آئے تھے	وہ آئی تھی	وے آئی تھیں
	مخاطب	تو آیا تھا	تم آئے تھے	تو آئی تھی	تم آئی تھیں
	متکلم	میں آیا تھا	ہم آئے تھے	میں آئی تھی	ہم آئی تھیں
ماضی شکیہ	غائب	وہ آیا ہوگا	وے آئے ہونگے	وہ آئی ہوگی	وے آئی ہونگی
	مخاطب	تو آیا ہوگا	تم آئے ہوگے	تو آئی ہوگی	تم آئی ہوگی
	متکلم	میں آیا ہونگا	ہم آئے ہونگے	میں آئی ہونگی	ہم آئی ہونگی
ماضی شرطی	غائب	وہ آتا	وے آتے	وہ آتی	وے آتیں
	مخاطب	تو آتا	تم آتے	تو آتی	تم آتیں
	متکلم	میں آتا	ہم آتے	میں آتی	ہم آتیں

نام فعل	قسم فاعل	مذکر واحد	مذکر جمع	مونث واحد	مونث جمع
ماضی استمراری	غائب	وہ آتا تھا	وے آتے تھے	وہ آتی تھی	وے آتی تھیں
	مخاطب	تو آتا تھا	تم آتے تھے	تو آتی تھی	تم آتی تھیں
	متکلم	میں آتا تھا	ہم آتے تھے	میں آتی تھی	ہم آتی تھیں
حال	غائب	وہ آتا ہی	وے آتے ہیں	وہ آتی ہی	وے آتی ہیں
	مخاطب	تو آتا ہی	تم آتے ہو	تو آتی ہی	تم آتی ہو
	متکلم	میں آتا ہوں	ہم آتے ہیں	میں آتی ہوں	ہم آتی ہیں
مضارع	غائب	وہ آوے	وے آویں	وہ آوے	وے آویں
	مخاطب	تو آوے	تم آدیں	تو آوے	تم آدیں
	متکلم	میں آوے	ہم آویں	میں آوں	ہم آویں
مستقبل	غائب	وہ آئے گا	وے آوینگے	وہ آوے گی	وے آوینگی
	مخاطب	تو آوے گا	تم آوگے	تو آوے گی	تم آوگی
	متکلم	میں آونگا	ہم آوینگے	میں آونگی	ہم آوینگی
امر	مخاطب	آ	آو	آ	آو
نہی	مخاطب	مت آ	مت آو	مت آ	مت آو
اسم فاعل	غائب مخاطب متکلم	آنے والا	آنے والے	آنے والی	آنے والیں

نام فعل	قسم فاعل	مذکر واحد	مذکر جمع	مونث واحد	مونث جمع
اسم مفعول	غائب مخاطب متکلم	آیا ہوا	آئے ہوے	آئی ہوئی	آئی ہوئیں
اسم حالیہ	غائب مخاطب متکلم	آتا	آتے	آتی	آتیں

چونکہ فعل متعدی کے ساتھ نے کا استعمال ضروری ہی اور اسکا استعمال فقط چند ماضیوں میں ہی ہی اس لئے فعل متعدی معروف کی گردان انہی ماضیوں کی دکھلائی جاتی ہی تمامی صیغوں میں واحد ہو یا جمع مذکر ہو یا مونث غائب ہو یا حاضر یا متکلم ہو گردان ذیل سے کوئی ایک صیغہ حسب تابعداری فاعل یا مفعول آوے گا۔

نام	فاعل	مذکر / مونث
ماضی مطلق	میں نے یا ہم نے۔ تو نے یا تم نے اُس نے یا اُنہون نے۔	لکھا یا لکھی یا لکھے یا لکھیں
ماضی قریب	میں نے یا ہم نے۔ تو نے یا تم نے اُس نے یا اُنہوں نے	لکھا ہی یا لکھی ہی یا لکھے ہیں یا لکھی ہیں
ماضی بعید	میں نے یا ہم نے تو نے یا تم نے اُس نے یا اُنہوں نے	لکھا تھا یا لکھی تھی یا لکھے تھے یا لکھیں تھیں
ماضی شکیہ	میں نے یا ہم نے تو نے یا تم نے اُس نے یا اُنہوں نے	لکھا ہوگا یا لکھی ہوگی یا لکھے ہونگے یا لکھی ہونگی
ماضی تمنائی	میں نے یا ہم نے تو نے یا تم نے اُس نے یا اُنہوں نے	لکھا ہوتا یا لکھی ہوتی یا لکھے ہوتے یا لکھی ہوتیں

یہہ گردان فعل متعدی معروف کی تھی جب اُس کو مجہول بنانا چاہیں تو اُس کا قاعدہ یہہ ہی۔ جو صیغہ کسی مصدرِ متعدی کا ہووے وہی صیغہ مصدرِ جانا سے بنا کر اُس مصدرِ متعدی کے ماضی مطلق کے بعد لاویں تو اُس صیغہ کا مجہول بن جاویگا مثلاً کھاوے کا مجہول کھایا جاوے اور لانا کا مجہول لایا جانا اور لکھا کا مجہول لکھا گیا اور کرتا ہی کا مجہول کیا جاتا ہی اور ماریگا کا مجہول مارا جائے گا اور مار کا مجہول مارا جا۔

فعل لازمی اور فعل متعدی کا بیان

فعل دو قسم پر ہی لازمی اور متعدی +

فعل لازمی وہ ہی کہ صرف فاعل پر تمام ہو جاوے جیسا زید آیا۔ اور **فعل متعدی** وہ ہی جو فاعل پر تمام نہووے بلکہ محتاج مفعول کا ہووے مثلاً زید نے خط لکھا۔ بعض فعل لازمی اور متعدی دونوں ہوتے ہیں فعل لازمی جیسا ہتیلی کھجلاتی ہی۔ اور متعدی جیسا کہ زید اپنی ہتیلی کو کھجلاتا ہے +

پھر متعدی کے دو قسمیں ہیں متعدی بیک مفعول اور متعدی بدو مفعول

متعدی بیک مفعول وہ کہ ایک مفعول کو چاہے جیسا اُس نے زید کو مارا

متعدی بدو مفعول وہ ہی کہ جو دو مفعول کی خواہش کرے جیسا اُس نے زید کو کتاب دیا یا دلایا۔ پھر اگر متعدی بغیر واسطے کسی حرف زائد کے ہو تو اُس کو متعدی بنفسہٖ کہتے ہیں جیسا دیا۔ اور پڑہا۔ اور اگر کسی حرف و علامت کی زیادتی سے بنا ہو تو اُس کو متعدی بالواسطہ کہتے ہیں خواہ فعل لازم کو متعدی

بنائے ہوں یا کسی متعدی بیک مفعول کو متعدی بدو مفعول کئے ہوں۔

طریقہ متعدی بالواسطہ بنانے کا

جاننا چاہئے کہ متعدی بالواسطہ بنانے کے تین قاعدے ہیں۔

پہلا قاعدہ

مصدر کے پہلے حرف کی حرکت کو اتنا بڑہاویں کہ کوئی حرف علت پیدا ہو جاوے یعنے فتحہ سے الف اور ضمہ سے واو مجہول اور کسرہ سے یائے معروف یا یائے مجہول ہو جاوے جیسا دبنا کہ پہلے حرف دال پر فتحہ ہی جب اُس کو کھینچکر الف کر دئے تو دابنا ہوا۔ اسی طرح ٹلنا سے ٹالنا اور مرنا سے مارنا اور کھلنا سے کھولنا۔ اور پسنا سے پیسنا۔ اور چھدنا سے چھیدنا۔ اور رِتنا سے ریتنا +

دوسرا قاعدہ

آگے علامت مصدر کے ا یا وا یا لا زیادہ کریں اور متعدی بناویں جیسے ڈرنا۔ ڈرانا۔ دوڑنا۔ دوڑانا۔ سمجھنا۔ سمجھانا۔ سمجھنا۔ سمجھوانا۔ بیٹھنا۔ بٹھانا۔ بھولنا۔ بھلانا

ف اگر کسی مصدر میں ایسا حرف علت ہو جس کی حرکت ماقبل موافق اُس کے ہو تو وہ حرف علت علامت متعدی بالواسطہ کے داخل ہونے سے گر جاتا ہی جیسا رونا رلانا۔ گانا گوانا۔ سیکھنا سکھانا۔

تیسرا قاعدہ

کبھی پہلے قاعدے کے موافق ایک حرف علت بڑہاکر حرف صحیح کو جو علامت مصدر کے

ہو گئے ہیں کسی دوسرے حرف سے بدلتے ہیں جیسے بکنا بیچنا پھٹنا پھاڑنا چھٹنا چھوڑنا

فعل مفرد اور فعل مرکب کا بیان

فعل مفرد — فعل مفرد وہ کہ بغیر ترکیب دوسرے لفظ کے حاصل ہو جیسے لکھنا پڑھنا وغیرہ

فعل مرکب — فعل مرکب وہ ہی کہ اس کے دو جز ہوں اس کے دو قسم ہیں اول یہہ کہ ایک جز اسم ہووے اور دوسرا فعل جیسے غوطہ مارنا - بات کرنا - شروع کرنا - مدد دینا - خوش ہونا - گرم ہونا - دوسری یہہ کہ دونو جز فعل ہوویں سو اس کی چار قسم ہیں پہلی یہہ کہ جز اول امر واحد ہو جیسے مار ڈالنا دوسری یہہ کہ جزِ اول صیغہ ماضی ہو جیسے چلا جانا تیسری یہہ کہ جز اول اسم حالیہ ہو مثلاً بولتے جانا چوتھی یہہ کہ جزِ اول مصدر ہو جیسے جانے دینا -

فعل صحیح اور غیر صحیح کا بیان

جاننے کہ فعل کے اور دو قسم ہیں صحیح اور غیر صحیح

فعل صحیح — فعل صحیح وہ ہی جس کے حروفِ اصل میں کچھ تبدیل یا حذف یا زیادتی حرف کی گردان کے وقت نہ ہووے جیسے مارنا - بھاگنا - لکھنا وغیرہ -

فعل غیر صحیح — فعل غیر صحیح وہ ہی جس میں گردان کے وقت کچھ تبدیل یا حذف یا زیادتی حروف کی ہووے جیسے کرنا - جانا - مرنا - ہونا حسبِ قیاس چاہئے کہ ان کے ماضی کرا - جایا - مرا - ہویا - ہووے لیکن خلافِ قیاس کیا - گیا موا ہوا آتے ہیں

فعل مجاز کا بیان

فعل مجاز وہ ہی کہ جسکے اصلی زمانہ کو ترک کرکے دوسرا زمانہ مراد لیا جاوے مثلاً مصدر کو مجازاً امر یا نہی کے معنے میں استعمال کرنا جیسے تم میرے یہاں آنا یعنے آؤ اور آج تم گھر مت جانا یعنے مت جاؤ۔ اور کبھی ماضی مطلق یا قریب کو ماضی بعید کی جگہہ استعمال کرتے ہیں جیسے زید کو بہت سمجھایا یعنے سمجھایا تھا۔ اور کل میں وہاں گیا ہوں یعنے گیا تھا۔ اور ماضی کو باعتبار قریب الوقوع ہونے کے مستقبل کی جگہہ بولتے ہیں مثلاً کوئی نوکر سے پوچھے کھانا لایا؟ نوکر جواب میں کہے ہاں صاحب لایا یعنے نزدیک ہی کہ لاؤنگا۔ اور کبھی مضارع سے ماضی کے معنے حاصل ہوتے ہیں جیسے باغ میں جاکر دیکھوں تو وہاں کچھ اور ہی گلکاریاں ہورہے ہیں یعنے جاکر دیکھا تو۔ اور کبھی فعل حال ماضی بعید کے جاے میں بولا جاتا ہی جیسے کل باغ میں جاکر کیا دیکھتا ہوں کہ طرح بطرح کے پھول کھل رہے ہیں۔ یعنے کل دیکھا تھا۔ اور کبھی مستقبل کے جاے میں مستعمل ہوتا ہی مثلاً زید فرداپس فرداحیدرآباد جاتا ہی۔ یعنے جاویگا

ف امر واحد حاضر کے آخر تعظیم کے لئے اکثر لفظ یے یا ئیگا مشدد یا مخفف اور جئے یا جیئگا زیادہ کرتے ہیں جیسا آپ آئے یا آئیگا۔ سنئے یا سنئیگا یا آپ لیجئے یا لیجیگا اور کبھی ایسا امر مضارع کے معنے کو مفید ہوتا ہی جیسے باغ میں جاتے ہی میرے دل میں آیا کہ ابکے دفعہ انگور لگائیے۔ یعنے انگور لگاؤں۔ اور کبھی فعل کو مکرر لاتے ہیں تا فائدہ کثرت کا دیوے جیسے زید چلتے چلتے تھک گیا۔

فصل تیسری اسم کے بیان میں

اسم وہ لفظ ہی کہ معنی مستقل رکھے یعنے بغیر مدد دوسرے لفظ کے اپنا معنی بتلاوے اور کوئی زمانہ اُس میں نہ پایا جاوے جیسے کتاب۔ سونا۔ چلن وغیرہ واضح ہو کہ اسم باعتبار اشتقاق اور عدم اشتقاق کے تین قسم پر ہی۔ جامد مصدر مشتق۔

جامد وہ ہی کہ نام ہو کسی شخص یا چیز کا۔ اور وہ نہ خود کسی لفظ سے بنا ہو اور نہ اُس سے کوئی لفظ بنایا جاوے جیسے پتھر۔ جھاڑ۔ لڑکا۔ لڑکی۔ مدرسہ وغیرہ۔

مصدر وہ ہی جس سے فعل اور اسم مشتق نکلیں۔ علامت مصدر کی آخر میں لفظ نا ہی جیسے لکھنا۔ پڑھنا۔ کھانا وغیرہ۔ اور مصدر کی دو قسمیں ہیں۔ وضعی۔ اور غیر وضعی

وضعی وہ ہی کہ اُسکو کسی اہل ہند نے مصدر ہی کے لئے بنایا ہو جیسے لکھنا۔ پڑھنا او

غیر وضعی اُس کو کہتے ہیں کہ اور زبانوں کے الفاظ میں خواہ فارسی ہوں یا عربی وغیرہ۔ مصدر اردو یا اُس کی علامت کو زیادہ کر کے مصدر بنا لیا ہو جیسے شور کرنا۔ خریدنا۔ داغنا۔ قبولنا وغیرہ۔

بیان مشتق کا

مشتق وہ اسم ہی جو مصدر سے بنایا جاوے اُس کے سات قسمیں ہیں حاصل مصدر۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ اسم تفضیل۔ اسم آلہ۔ اسم ظرف۔ اسم حالیہ

حاصل مصدر وہ ہی جو کیفیت مصدر کی بتلاوے اور علامت مصدر کی اُس میں نہ ہو جیسا مارنا سے مار۔ اکثر امر واحد حاضر حاصل مصدر کا معنی رکھتا ہی جیسے

لوٹنا۔ مارنا۔ دوڑنا جھپٹنا سے لوٹ۔ مار۔ دوڑ جھپٹ۔ اور جس صیغۂ جمع امر حاضر میں ہمزہ ہووے اُس ہمزہ کو دور کرنے سے اکثر حاصل مصدر ہوتا ہی جیسے لگاو۔ دباو۔ بچاو۔ جماو۔ اور کبھی امر واحدِ حاضر کے آخر لفظ **ت** یا **تی** یا **وت** یا **ہٹ** یان یا **ی** بڑہانے سے بنتا ہی جیسے بچت۔ بھرتی۔ بناوت۔ گھبراہٹ۔ چلن کھلائی۔ پلائی۔ اور کبھی ماضی مطلق کے آخر **ن** یا لفظِ **وٹ** یا **س** یا **پ** لانے سے حاصل مصدر بنتا ہی جیسے لگان۔ اڑان۔ سجاوٹ بناوٹ پیاس۔ ملاپ۔

حاصل مصدر بنانیکا قاعدہ

اسمِ فاعل

اسم فاعل بنانیکا قاعدہ

اسمِ فاعل وہ ہی جو بقاعدۂ صرف مصدر سے بنے اور فاعل کی ذات کو دِکھلا وے جیسے مارنے والا۔ مرنے والا۔ اور اسمِ فاعل بنانے کا طریق یہ ہی کہ مصدر کے الف کو یے مجہول سے بدل کر لفظِ **والا** یا **ہارا** بڑہاویں تو صیغہ واحد مذکر کا بنجاوے گا جیسے کرنے والا لکھنے ہارا۔ اور جمع مذکر میں **والے** یا **ہارے** بیاے مجہول اور مونثِ واحد میں **والی** یا **ہاری** بیاے معروف اور جمع مونث میں **والیاں** یا **ہاریاں** یا **والیں** یا **ہاریں** بولتے ہیں اور کبھی مصدر کے اخیر کے الف کو گرا کر اور نون کو ساکن کرکے لفظِ ہار بڑہا کر اسم فاعل بناتے ہیں جیسے مرنہار۔ ہونہار۔ جانہار۔ مگر اُردو میں لفظِ ہارا اور ہار کو کم بولتے ہیں اسمِ جامد کے بعد بھی لفظ والا لانے سے اسمِ فاعل حاصل ہوتا ہی مثلاً گھر والا۔

اسمِ مفعول

اسم مفعول وہ ہی جو بقاعدۂ صرف مصدر سے بنے اور مفعول کی ذات کو دکھلاوے جیسے مارا ہوا۔ یا مارا۔ ماضی مطلق کے اخیر میں لفظ ہوا زیادہ کرنے سے اسم مفعول ہوتا ہی جیسا لکھا ہوا۔ اور کبھی صرف ماضی مطلق ہی فائدہ اسم مفعول کا دیتا ہی جیسے یہہ تخت کس کا بنایا ہی۔ یعنے کس شخص کا بنایا ہوا ہی۔

اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ ہی جس کے موصوف کو اوروں پر فضیلت اور برائی ہو جیسا زید زیادہ جاننے والا ہی۔ اُس کے بنانے کا طور یہہ ہی کہ صیغہ اسم فاعل یا اسم صفت پر لفظ زیادہ یا بہت یا جو لفظ کہ اُس معنی میں ہو زیادہ کرتے ہیں جیسے وہ لڑکا بہت پڑھنے والا ہی۔ وہ شخص بڑا دانا ہی۔

اسم آلہ

اسم آلہ وہ ہی جس میں معنی ہتیار یا اوزار کا پایا جاوے جیسے کترنی۔ امر کے آخر ن یا نی زیادہ کرنے سے کبھی اسم آلہ حاصل ہوتا ہی جیسے بیلن کترنی اور کبھی خود مصدر اسم آلہ کا معنی دیتا ہی جیسا بیلنا بہ معنی بیلن کے ہی۔

اسم ظرف

اسم ظرف وہ ہی جس کے معنے جگہہ یا وقت کے ہوویں۔ اردو میں کوئی اسکا خاص طور نہیں۔ کبھی تو علامت مصدر کی جگہہ ک تازی لگانے سے بنتا ہی جیسا بٹھیک اور کبھی خود مصدر بھی اُس معنی میں مستعمل ہی جسطرح جھرنا پانی جھرنے کی

جنگلہ اور دیسنا چراگاہ اور سبزہ گاہ کو بھی کہتے ہیں۔

اسمِ حالیہ

اسمِ حالیہ وہ ہی کہ بیان کرے کیفیت اور حالت فاعل یا مفعول کی یا دونوں کی۔ اکثر صیغہ تمنائی اسمِ حالیہ ہوتا ہی جیسا زید مسکراتا جاتا تھا۔ تو مسکراتا حال فاعل کا یعنے زید کا بیان کرتا ہی۔ اور کوئیلے کو جلتا دیکھا۔ یہاں جلتا حالت مفعول کی یعنے کوئیلے کی بیان کرتا ہی۔ اور کبھی ماضی تمنائی کے آخر لفظِ ہوا بھی زیادہ کرتے ہیں جیسا زید مسکراتا ہوا جاتا تھا۔

نکرہ اور معرفہ کا بیان

باعتبارِ تعیّن و عدمِ تعیّن اسم کی دو قسم ہیں۔ نکرہ۔ اور معرفہ

نکرہ وہ اسم ہی کہ غیر معیّن چیز پر دلالت کرے جیسا مرد کہ ہر ایک مرد کو کہہ سکتے ہیں اسیطرح آدمی۔ گھوڑا۔ میز۔ کرسی۔ قلم۔ کاغذ وغیرہ اسمِ نکرہ ہیں۔ اور نکرہ کو اسمِ عام اور اسمِ جنس اور کلّی بھی کہتے ہیں۔

معرفہ وہ ہی جس سے کوئی شخص یا چیز معیّن سمجھی جاوے۔ اُسکے چھ قسمیں ہیں علَم ضمیر اسمِ اشارہ۔ اسمِ موصول۔ اور مضاف ان چاروں کی طرف اور منادیٰ

پہلی قسم علَم

علَم وہ ہی کہ خاص آدمی یا کسی خاص چیز کا نام ہووے مثلاً زید ایک شخص کا نام ہی اُس سے وہی سمجھا جاوے گا جس کا نام زید ہی اسیطرح عبداللہ۔ گنگا۔ جمنا۔

مدراس۔ حیدرآباد وغیرہ۔ اور معرفہ کو اسمِ خاص اور جزئی حقیقی بھی کہتے ہیں کنیت عرف خطاب۔ لقب تخلص یہ بھی داخل علم ہیں

دوسری قسم ضمیر

ضمیر وہ ہی جو بجاے اسمِ متکلم یا مخاطب یا غائب کے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو اختصار اور دفع تکرار کے لئے آوے جیسا زید آیا اور اُس نے اپنا سبق پڑہا۔

جس کی طرف ضمیر پھرتی ہی اُس کو مرجع بولتے ہیں۔ ضمیر کل چھے ہیں۔

میں	ہم	تو	تم	وہ	وے یا وہ
واحد متکلم	جمع متکلم	واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد غائب	جمع غائب

پھر ضمیر کی تین حالتیں ہیں۔ ضمیرِ فاعل۔ ضمیرِ مفعول۔ ضمیرِ مضاف الیہ۔

ضمیر فاعل وہ ضمیر ہی جو بجاے فاعل کے آوے جیسا۔

ضمیر فاعل	واحد	جمع
متکلم	میں آیا	ہم آئے
مخاطب	تو آیا	تم آئے
غائب	وہ آیا	وے آئے

ضمیر مفعول وہ ہی جو بجاے مفعول کے آوے۔ ضمیر فاعل کے آخر علامتِ مفعول یعنے کو یا کیتیں یاے مجہول یا ین زیادہ کرنے سے ضمیر مفعول بنتی ہی جیسا۔

ضمیر مفعول	واحد	جمع
متکلم	مجھکو یا مجھے دیا	ہمکو یا ہمیں دیا
مخاطب	تجھکو یا تجھے دیا	تمکو یا تمھیں دیا
غائب	اُس کو یا اُسے دیا	اُنکو یا اُنہیں دیا

ضمیر مضاف الیہ وہ ضمیر ہی جو بجاے مُضاف الیہ واقع ہو یعنے جس کی طرف کسی چیز کو منسوب کریں - اور ضمیر فاعل کے آخر **کا** یا **کے** یا **کی** زیادہ کرنے سے ضمیر مُضاف الیہ بنجاتی ہی مُضاف واحدِ مذکر کی علامت **کا** ہی اور جمع مذکر کی **کے** اور واحدِ مونّث اور جمع مونّث کی علامت **کی** ہی - اور ضمیر متکلم اور ضمیر حاضر میں **کا - کے - کی** - را - رے - ری سے بدلتے ہیں مثلاً

ضمیر مضاف الیہ	واحد	جمع
متکلم	میرا یا میری یا میرے	ہمارا - ہماری - ہمارے
مخاطب	تیرا یا تیری یا تیرے	تمہارا - تمھاری تمھارے
غائب	اُسکا یا اُسکی یا اُسکے	اُنکا - اُنکی - اُنکے

تیسری قسم اسم اشارہ

اسم اشارہ وہ ہی جس سے کسی چیز کی طرف اِشارہ کریں اور جس کی طرف اِشارہ کیا جاوے اُس کو **مشارٌ الیہ** کہتے ہیں - اور اسم اشارہ کے چار لفظ ہیں - دو۲ واسطے قریب کے - دو۲ واسطے بعید کے -

جمع	واحد	اسم اشارہ
یے	یہہ	اشارۂ قریب
وے	وہ	اشارۂ بعید

ف جب ایک ہی جملے میں دو ضمیر یا دو اسم اشارہ ایک ہی مرجع کے اسطرح واقع ہوں کہ اول ضمیر یا اسم اشارہ فاعل ہو اور دوسری ضمیر یا اسم اشارہ مضاف الیہ تب ضمیر مضاف الیہ یا اسم اشارہ مضاف الیہ کو لفظ اپنا یا اپنے یا اپنی سے بدلتے ہیں جیسے میں نے اپنا سبق پڑھا۔ میں اپنے گھر گیا۔ میں نے اپنی کتاب پڑھی۔

چوتھی قسم اسم موصول

اسم موصول وہ کلمہ ہی جو بغیر صلہ کے کلام میں سمجھا نجاوے۔ صلہ اُسکا ایک جملہ ہوا کرتا ہی۔ اور اسم موصول کے دو لفظ ہیں جو اور جن جیسا جو لڑکا کل آیا تھا اب حاضر ہی۔ اُنکے آخر حروف معنوی نہوں تو وحدت و جمعیت اور تذکیر و تانیث میں برابر ہیں۔ اور جب حروف معنوی آتے ہیں تو لفظ جو بدل کر حالت وحدت میں جس اور حالت جمع میں جن اور کبھی جنھوں بولا جاتا ہی۔ جیسا جسکو۔ جسکا۔ جسسے جس پاس۔ اور جن کو جنھوں کو جنھوں نے۔ اور جب اسم موصول میں شرط کا معنی پایا جاتا ہی تو اُسکی جزا میں حرف سو۔ تو۔ وہ آتا ہی جیسے جو آئیگا تو دوںگا۔ جو دیگا سو پاویگا۔ جو خدا کا حکم مانیگا وہ بہشت میں جاوے گا۔

پانچویں قسم نکرہ مضاف

جو اسم نکرہ کہ علم یا ضمیر یا اسمِ اشارہ یا اسمِ موصول کی طرف مضاف ہو تو معرفہ ہو جاتا ہی جیسے زید کا لڑکا - تیرا بھائی - اُس کا باپ جس کا چچا نوکر تھا اُس نے پنشن پائی - پس لڑکا اور بھائی اور باپ اور چچا اگرچہ نکرہ ہیں لیکن بسبب مضاف ہونے کے اُن میں ایک طرح کی خصوصیت آگئی -

چھٹویں قسم منادیٰ

منادیٰ وہ ہی جو پکارا جاوے جیسے ای لڑکے اور او آدمی اُن میں بھی بسبب بلانے کے ایک طرح کی خصوصیت آگئی -

اسمِ استفہام کا بیان

لفظِ کون اور کیا واسطے استفہام کے آتے ہیں - مگر لفظِ کون واسطے جاندار اور بیجان کے اور کیا واسطے بیجان کے آتا ہی جیسے کون کھرا ہی - یہہ کون چیز ہی - یہہ کیا بات ہی - اِن میں واحد اور جمع برابر ہی - اور کبھی لفظِ کیا جھڑکی سے بولا جاوے تو منع کا فائدہ دیتا ہی جیسے تو کیا کام کرتا ہی - یعنے مت کر - اور کبھی بمعنیٰ استغنا اور بے پروائی کے آتا ہی جیسا مصراع تجھہ بن بہشت بیارے میں لے کے کیا کروں گا ۞ اور تعجب کے واسطے آتا ہی جیسا کیا خوب کیا ہی نیک ہی - اور کبھی حسرت اور تمنا کے لئے آتا ہی جیسا اگر میں نوکر ہو جاتا تو کیا خوب ہوتا - اور تبدیل لفظِ استفہام کی اسم موصول کی تبدیل کی سی ہی یعنے واحد کے لئے کِس اور جمع کے لئے کن آتا ہی جیسے کِس کا

گھوڑا۔ کن لڑکوں نے سبق یاد نہیں کیا۔ اور تنکیر کے دو لفظ ہیں۔ کوئی اور کچھ جاندار کے واسطے اکثر کوئی آتا ہے جیسا کوئی آدمی یعنے ایک شخص غیر معین۔ اور بیجان کے واسطے کچھ جیسا کچھ چیز۔ اور کبھی دونوں ایک دوسرے کی جگہہ بولے جاتے ہیں جیسے یہہ کوئی چیز نہیں۔ اور تم کچھ آدمی نہیں اور تبدیل کوئی کی لفظ کسی اور کچھ کی لفظ کسو سے ہوتی ہے جیسا کسی شخص نے کسو ملک میں وطن کیا۔

اسم صفت کا بیان

اسم صفت وہ ہے جس میں معنی وصفی پایا جاوے جیسے بھلا۔ برا۔ کالا۔ پیلا۔ سیدھا۔ تیرہا وغیرہ۔ اوس کے دو قسمیں ہیں۔ مفرد۔ مرکب۔

مفرد وہ کہ بغیر ملانے زوائد کے صفت حاصل ہو جیسے نیک۔ بد۔ موٹا۔ پتلا۔ سفید۔ ہرا وغیرہ

مرکب وہ ہے کہ جو کوئی اسم اصلی پر حروف زوائد کے ملانے سے صفت بنجاوے اس کے دو قسم ہیں۔ **اول** یہہ کہ زوائد اس کے آخر میں آویں اکثر یہے حروف آتے ہیں۔ **آ۔ ار۔ ئی۔ لو۔ ی۔ یا۔ اک۔ و۔ ین۔ ینہ۔ چی**

جیسے بھوکا۔ کھلاڑی۔ جھگڑالو۔ وزنی۔ دکھیا۔ دوراک۔ دیدارو۔ زرین۔ چوبینہ۔ بندوقچی وغیرہ۔ **دوسری** یہہ کہ زوائد شروع میں لاویں جیسے ان دیکھا۔ ناخوش۔ باوفا۔ بےصبر۔ سو دول۔ لاعلم۔ بدنام۔

سالم اور غیر سالم کا بیان

واضح ہو کہ باعتبار تبدیل اور عدم تبدیل کے اسم کے دو قسمیں ہیں سالم۔ اور غیر سالم

اور بعضے سالم کو غیر منصرف بولتے ہیں اور غیر سالم کو منصرف کہتے ہیں۔

اسم سالم کا بیان

اسم سالم یا غیر منصرف وہ ہی جس کے آخر الف یا ہ اصلی نہو۔ اُس کے صیغۂ واحد میں بسبب آنے حروف معنوی کے تبدیل نہیں ہوتی جیسے مرد نے عورت کو کہا کہ ایک چھٹی سبز جلد کی کتاب میں سے نکال لا۔ ان سب مثالوں میں حروف معنوی کے آنے سے کچھ تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور ملکہ نے فرمایا اگرچہ ملکہ کے آخر ہ موجود ہی لیکن لفظ ملکہ بباعث ہونے ہ زائدہ علامت مونث کے تبدیل نہوا۔

اسم غیر سالم کا بیان

اسم غیر سالم یا منصرف اُس کو کہتے ہیں جس کے آخر الف یا ہائے مختفی اصلی ہووے اور اُس کے صیغۂ وحد میں بسبب آنے حروف معنوی کے آیا ہ ساتھ یائے مجہول کے بدل جاتا ہی خواہ وے اسم جامد ہوں خواہ مصدر یا اسم صفت یا مشتق ہوں جیسے لڑکے نے کرنے میں اچھے سے لکھنے والے کو وغیرہ اگر اسم مذکور جس کے آخر الف ہو دوسری زبان کا یعنے عربی وفارسی کا ہو تو نہیں بدلتا ہی جیسے دُعا اور قضا اور غذا اور جزا اور خدا اور بیدا اور مرزا اور جدا کہ پہلے چار عربی ہیں اور باقی فارسی پس ایسے الفاظ کے الف کو بدلنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ اور بعضے الفاظ اردو کے آخر کا الف بدل نہیں ہوتا ہی جیسے دیا۔ دانا۔ بیتا۔ بابا۔ کبتا۔ چچا۔ پھوپا۔ مینا۔ بوا وغیرہ۔

ف جو مرکب کہ چند اسماے منصرف سے حاصل ہو ایک ہی حرف معنوی کے آنے سے

سب کی تبدیلی ہو جاوے گی جیسے اپنے چھوٹے لڑکے کو بلاؤ

مذکّر و مونث کا بیان

باعتبار جنس کے اسم کی دو قسمیں ہیں مُذکّر و مونّث۔ پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی۔ غیر حقیقی **مذکر حقیقی** جاندار نر کو کہتے ہیں جیسے گھوڑا۔ اور مرد۔ اور **مونّث حقیقی** جاندار مادہ کو کہتے ہیں جیسے عورت۔ گھوڑی۔ **مذکر غیر حقیقی** بیجان نر کو بولتے ہیں جیسے ورق۔ درخت۔ اور **مونّث غیر حقیقی** بیجان مادہ کو جیسے کتاب۔ دیوار۔ اور اُن دونوں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں اوّل **سماعی** کہ اہل زبان سے سُنا گیا ہو اور کوئی قاعدہ اُس کے واسطے مقرر نہو جیسے کاغذ اور سطر۔ دوسری **قیاسی** کہ مذکّر یا مونّث ہونے کے واسطے کوئی قاعدہ ہووے۔

مذکّر و مونّث کی پہچانت کے قواعد

قاعدہ جس اسم کے آخر آیا ہ اصلی ہووے اور وہ اسم اردو ہو یا فارسی یا عربی اکثر مذکّر ہوگا جیسے دریا۔ کپڑا۔ پردہ۔ بندہ۔ ٹوکرا۔ صحرا وغیرہ سوائے تنخواہ۔ فاختہ۔ مردہ۔ توبہ۔ اور چاہ (بمعنی کنواں) وغیرہ کے۔

قاعدہ جس لفظ کے آخر **ت** اور اِس ت کا ماقبل ساکن حرف صحیح ہو وہ مذکّر ہے جیسے تخت اور بخت جنس کی شناخت کے لئے کوئی قاعدہ کُلّیہ نہیں ہی لیکن اکثر

قاعدہ جو لفظ عربی تفعیل کے صرفی وزن پر ہوگا وہ مُونّث ہی سوائے لفظ تعویذ کے جیسے تقدیر۔ تدبیر۔ تعظیم۔ تکریم۔ تحریر۔ تقریر۔ تفصیل۔ تخصیص وغیرہ۔

قاعدہ حاصل مصدر فارسی کا جس کے آخر **ش** ماقبل مکسور ہووے مونث ہوتا ہی جیسے بخشش۔ خارش۔ خواہش۔ آزمایش۔ کوشش وغیرہ مگر خلش مذکر بھی مستعمل ہوا ہی۔ اسی طرح اور قسم کے حاصل مصدر فارسی کے بھی مونث بولے جاتے ہیں جیسے نوشت خواند۔ آمد و رفت۔ گفتگو۔ گفتار۔ آسودگی وغیرہ۔

قاعدہ جس اسم کے آخر **ت** دراز مصدر عربی کی یا **ت** حاصل مصدر اردو کی آوے وہ بھی مونث ہوگا جیسے قدرت۔ خلقت۔ سجاوت۔ بناوٹ مگر شربت۔ خلعت اور حضرت مذکر ہیں۔

قاعدہ سواے اسم پیشہ والوں کے جن اسموں کے آخر **ی** معروف اصلی ہووے اکثر مونث ہوتے ہیں جیسے روٹی۔ ٹوپی۔ حویلی۔ کرسی۔ چلچی وغیرہ مگر چند الفاظ پانی۔ جی۔ گھی۔ دہی۔ موتی۔ وادی۔ افعی مذکر ہیں۔

قاعدہ جس مصدر یا حاصل مصدر عربی میں آخر کو الف ہو وہ مونث ہی جیسے دعا۔ تمنا۔ وفا۔ سزا۔ وغیرہ سوا تماشا اور تقاضا کے۔

قاعدہ حروف تہجی میں ستر احرف مونث ہیں ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ ر ڑ ز ژ ط ظ ف ہ ی بارہ مذکر ہیں ا س ش ص ض ع غ ق ک گ ل ن اور چھے مختلف فیہ ہیں ج د ڈ ذ م و جس اسم واحد مذکر حقیقی متبدل کے آخر الف ہو حالت تانیث میں اکثر اس الف کو ی معروف یا یاے سے بدلتے ہیں جیسے لڑکا لڑکی۔ بوڑھا بڑھیا۔ اور کبھی ن سے مثلاً کنجڑا کنجڑن جس جاندار مذکر کے آخرہ یا ی معروف ہو اس کو ن سے بدلتے ہیں مثلاً گوالہ گوالن - دھوبی

دھوبن جس کی جنس میں شک ہو اُس کو مذکر استعمال کرنا بہتر اور جو مشترک ہیں مثلاً بلبل ۔فکر۔ جان۔ انکو مونث استعمال کرنا فصیح ہی۔

اسم کی حالتوں کا بیان

جاننا چاہیے کہ اسم کی پانچ حالتیں ہیں۔ حالتِ فاعلی۔ حالتِ مفعولی۔ حالتِ اضافت۔ حالتِ جرّی۔ حالتِ ندا۔

حالتِ فاعلی یہہ کہ وہ اسم کسی فعل کا فاعل یعنے کرنے والا ہو یا اُس میں فعل قائم ہو جیسے لڑکا لکھتا ہی۔ گھوڑا جیتا ہی وغیرہ۔ اُس کی علامت فعل متعدی کے ماضیوں میں سوائے ماضی استمراری کے نے ہی۔

حالتِ مفعولی یہہ کہ اُس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو۔ اُس کی علامت کو یا کیتیں یا ے مجہول یا یں ہی جیسے زید کو مارا۔ عمرو کے تیں کہا مجھے دیا۔ ہمیں مارا۔ کبھی علامت مفعول کی حذف ہوتی ہی جیسا گھوڑا لاؤ

حالتِ اضافت وہ کہ ایک اسم دوسرے کے ساتھ نسبت یا علاقہ رکھتا ہو جیسا سوداگر کا بیٹا۔ سرکار کے گھوڑے نوکر کی پگڑی۔ اور جو اسم علامتِ اضافت کے آگے ہو اُس کو **مضاف الیہ** اور جو بعد ہو اُس کو **مضاف** کہتے ہیں

حالتِ جرّی یعنے کہ اُس کے پیچھے کوئی حرف جر ملا ہووے جیسے گھر کو۔ گھر سے۔ گھر میں گھر پہ وغیرہ۔

حالتِ ندا یعنے وہ اِسم کہ پکارا گیا ہو جیسے ای لڑکے۔ او مردو۔ وغیرہ

وحدت وجمعیت کا بیان

باعتبارِ تعداد اسم کے دو قسمیں ہیں واحد اور جمع۔
واحد ایک کو کہتے ہیں جیسے مرد۔ عورت۔ کتاب۔ پیالہ وغیرہ۔
جمع وہ ہی جو ایک سے زیادہ ہو جیسے کتابیں۔ اور پیالے۔
اور اسم کی جمع کی علامت اردو میں پانچ ہیں و مجہول اور ون یعنے واوِ مجہول با نونِ غنّہ اور ے مجہول اور ین یعنے یائے مجہول بانونِ غنّہ اور اں یعنے الف ونون غنّہ اِن علامتوں کے استعمال کے تین قاعدے ہیں
قاعدہ ہر ایک اسم مذکر ہو یا مؤنث حالتِ ندا میں و مجہول سے جمع ہوتا ہی اور جس کے اخیر الف یا ہ بدلنے والی ہوگی وہ گر جائیگی جیسے او مردو۔ عورتو۔ لڑکو۔ بندو وغیرہ۔ اگر وہ الف بدلنے والا نہو تو تب و پر ہمزہ زاید کرینگے مثلاً دریاؤ۔ داناؤ
قاعدہ جب کسی اسم کے اخیر میں کوئی حرفِ معنوی آوے تو سب کی جمع ون کی جاتی ہی جیسے مردوں نے بندوں کا۔ لڑکیوں کو ساقیوں سے وغیرہ۔ اور اسم کے ماقبل آخر کو حرکت ہوگی تو دور ہو جاویگی یہہ قاعدہ ندا میں بھی ہوگا جیسے نوکروں چاکروں سے۔ صاحبوں کے۔ او نوکرو۔ دوسرے قاعدہ کا عمل حالتِ فاعلی اور حالتِ مفعولی میں جبکہ اُنکی علامت ظاہر ہو اور حالتِ جری اور اضافت میں ہوگا۔
قاعدہ یہہ کہ جمع کے بعد حروفِ معنوی نہ آویں پس جن اسما کے آخر میں ا یا ہ بدلنے والی ہوگی اُنکی جمع حالتِ فاعلی اور مفعولی میں ے مجہول سے بدلنے

سے ہوگی جیسے لڑکے آئے۔ اور شربت کے پیالے پئے۔ اور اگر آیا ہ آخر میں نہو یا ہو لیکن بدلنے والی نہو تو مذکر میں جمع کی حاجت نہیں جیسا مرد آئے۔ برتن خریدے اور مؤنث میں اگر اخیر اُس کے ی معروف ہو تو اسکی جمع ان کے ساتھ ہوگی جیسے روٹی کی جمع روٹیاں اور تختی کی جمع تختیاں اگر اخیر میں ی معروف نہو تو انکی جمع یں سے ہوتی ہی مثلاً کتاب کی جمع کتابیں جیسے کتابیں رکھے ہیں کتابیں لے آؤ اپنی کتابیں لو۔ اکثر اسماے عدد یا اسماے ظروف کے آخر وں زیادہ کرنے سے فائدہ حصر یا کثرت کا ہوتا ہی بشرطیکہ اُن اسما کے بعد حروف معنوی نہوں جیسا چاروں بھائی آئے۔ ہزاروں علم پڑھے۔ برسوں گذرے۔

دوسرا باب نحو میں

نحو وہ علم ہی جس سے ترکیب کلمات یعنے مفردوں کو ملا کر کلام بنانا آجاوے اور معلوم ہوجاوے کہ وے آپس میں کیا علاقہ رکھتے ہیں۔ اور موضوع علم نحو کا کلام ہی

مرکب وہ ہی جو دو کلموں یا زیادہ سے ملکر بنے اور ٹکڑے کرنے سے اُس کا ہر ایک جز اپنے اپنے معنی مقررہ بتلاوے۔ اُسکی دو قسمیں ہیں مرکب مفید۔ مرکب غیر مفید۔ مرکب مفید وہ ہی کہ اسکا کہنے والا کوئی بات کہہ چکے اور سامع کو دوسری بات کی سننے کا انتظار رہے وہ سنتے ہی سمجھ جاوے کہ کہنے والا کسی کے ماجرے کی خبر دیتا ہی یا کچھ خواہش رکھتا ہی۔ اور مرکب مفید کو جملہ اور کلام اور مرکب تام بھی کہتے ہیں مثلاً زید عالم ہی۔

نحو

مرکب مفید

مرکب غیر مفید وہ ہی جس کے سُننے سے سامع کو فائدہ کامل حاصل نہووے بلکہ دوسری بات کے سُننے کا جس سے خبر یا طلب حاصل ہووے منتظر رہے اس لئے مُرکب غیر مُفید پورا جملہ نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ مثل مفرد کے جملہ کا جزو ہوتا ہی۔

مُرکب غیر مفید کا بیان

مُرکب غیر مُفید کی چار قسمیں ہیں مُرکب اضافی۔ مُرکب توصیفی مُرکب امتزاجی۔ مرکب غیر امتزاجی

مُرکب اضافی وہ ہی جو مضاف اور مُضاف الیہ سے ملکر بنے۔ ایک اسم کو دوسرے اسم کی طرف نسبت کرنے کو **اضافت** کہتے ہیں اور جس کی طرف نسبت کی جاوے اُس کو **مُضاف الیہ** کہتے ہیں اور جو اسم نسبت کیا جاوے اُس کو **مضاف** کہتے ہیں اُردو میں مضاف الیہ اکثر مضاف سے پہلے آتا ہی اور **کا کی کے را ری رے** اور **نا نی نے** علامتیں اضافت کی ہمیشہ مضاف الیہ کے آخر ہوتے ہیں جیسے زید کا گھوڑا۔ اور میرا ہاتی۔ اور اپنا اونٹ لاؤ۔ اس ترکیب میں زید مضاف الیہ ہی اور کا علامت اضافت اور میرا اور اپنا بھی مضاف الیہ مع علامت اضافت کے ہیں اور گھوڑا۔ ہاتی۔ اونٹ مُضاف ہیں۔ مضاف اور مضاف الیہ ملکر ایک جُزو جملے کا یعنے مفعول واقع ہوا اور لاؤ فعل اور تم ضمیر فاعل مقدر ہی۔ علامتیں اضافت کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں ہمیشہ مضاف کے مُوافق ہوتی ہیں جیسا زید کا گھوڑا۔ اور زید کی کتاب مُضاف الیہ اگر معرفہ ہو تو مضاف معرفہ ہو جاتا ہی۔ اور نکرہ ہو تو ایک طرح کی خصوصیت مُضاف میں آجاتی ہی مثلاً زید کا غلام۔ اس ترکیب میں زید اسم خاص

ہی اور غلام اسمِ عام مگر زید کی طرف نسبت کرنے سے غلام بھی معرفہ ہوگیا یعنے
زید کے غلام سے دوسرے شخص کا غلام نہ سمجھا جاویگا۔

مرکّبِ توصیفی وہ ہی جو صفت اور موصوف سے ملکر بنے۔

صفت وہ ہی جس لفظ سے کسی کی بھلائی یا بُرائی یا اور کسی قسم کی خاصیت
ظاہر ہو۔ اور **موصوف** وہ ہی جس کی بھلائی یا بُرائی یا اور کوئی قسم کی خاصیت
بیان کی جاوے۔ اردو میں صفت اکثر موصوف سے پہلے آتی ہی۔ اور صفت سے
مراد موصوف اگر معرفہ ہو تو توضیح ہو جاتی ہی۔ اور جو نکرہ ہو تو ایک طرح کی خصوصیت
آجاتی ہی جیسا چالاک لڑکا اِس ترکیب میں چالاک صفت ہی اور لڑکا موصوف
مگر بسبب صفت چالاک ہونے کے اور لڑکوں کی نسبت مخصوص اور مُمتاز
ہوگیا یعنے وہ لڑکا جو چالاک ہی ÷ جن صفتوں کے آخر ا ہووے اور اُس
میں بسبب آنے علامتِ فاعل اور مفعول اور اضافت اور ظرفیت کے یا خود
اسم ظرف کی تبدیل بھی ہوتی ہووے تو اُن صفات کی تذکیر و تانیث اور وحدت
و جمعیت مُوافق موصوف کے چاہیے جیسا اچھّا لڑکا۔ اور اچھی لڑکی اور کچھ صفاتِ
عددیہ میں جیسے پہلا۔ دوسرا۔ تیسرا۔ چوتھا۔ اور چھٹا۔ اور وہ جن کے آخر لفظ واں یا ویں
ہووے جیسے تیسرا لڑکا۔ اور تیسری لڑکی۔ اور پانچواں مرد۔ اور ساتویں عورت۔

مُرکّبِ امتزاجی وہ ہی جو دو لفظ ملکر ایک چیز کا نام ہو جاویں اور ایک ہی لفظ
معلوم ہوویں جیسا کلکتہ کہ یہ مرکب ہی کالی اور کتہ سے اب دونوں ملکر ایسے

ہو گئے ہیں کہ مرکب نہیں معلوم ہوتے ۔ اِسی میں داخل ہے ترکیب تعدادی گیارہ سے انیس تک اور اکیس سے ننانوے تک سوا عقود یعنے دس بیس تیس وغیرہ اور اکائیاں کے یعنے ایک سے نو تک اور سو ۔ ہزار ۔ لاکھ وغیرہ یہ سب مفرد ہیں

مرکب غیر امتزاجی وہ مرکب ہے کہ جس کے اجزا ملکر ایک نہ ہو گئے ہوں بلکہ جدا جدا سمجھ میں آتے ہوں جیسے سکندر نامہ ۔ شاہ جہاں آباد ۔ بعضے اعداد بھی اس میں داخل ہیں مثلاً دو سو چالیس ۔ پانچ سو ۔ تین ہزار پچاس پر چھے وغیرہ

عدد گنتی کو کہتے ہیں اور جس کو گنتے ہیں اُسے **معدود** جیسا پندرہ روپے اس ترکیب میں پندرہ عدد مرکب اور روپے معدود ہیں ۔

تقسیم جملہ

صدق و کذب کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ وہ ہے جس کے سننے سے سامع کو معلوم ہو جاوے کہ کہنے والا کسی کی خبر دیتا ہے اس جملے میں احتمال سچ اور جھوٹھ کا رہتا ہے ۔

بیان جملہ انشائیہ کا

جملہ انشائیہ وہ ہے جس کے سُننے سے سامع کو معلوم ہووے کہ کہنے والا کچھ خواہش رکھتا ہے اور اُس کی بات میں احتمال راست اور دروغ کا نہیں ہوتا ہے اُس کی دس قسمیں ہیں **امر** جیسا خط لکھو **نہی** جیسا مت جاؤ **ندا** جیسا اے لڑکو **استفہام** جیسا کیا تمہیں زید نے مارا ہے **تمنی** جیسا کاش آج زید آجاتا

توخوب ہوتا **قسم** جیسا خدا کی قسم میں یہہ کام کروںگا **عرض** یعنے برانگیختہ کرنا مخاطب کا کسی کام کے واسطے جیسا تو نے میرا کہا کیوں نہ مانا جو آج کو بھلا ہوتا **تعجب** جیسا یہہ پھول کیا ہی خوشرنگ و خوشنما ہی **عقود** یعنے وے جملے جو معاملات کے وقت بولتے ہیں جیسے کوئی کہے میں کتاب بیچتا ہوں اور دوسرا کہے کہ میں خریدتا ہوں یہہ دونو جملے انشائیہ ہیں **جملہ شرطیہ** جیسا اگر محنت کروگے تو علم حاصل کروگے + ہر ایک جملہ خبریہ و انشائیہ باعتبار لفظ کے دو قسم پر ہی جملۂ اسمیہ اور جملۂ فعلیہ۔

بیان جملۂ اسمیہ و فعلیہ کا

جملۂ اسمیہ وہ ہی جو ایسے دو اسموں سے مرکب ہووے کہ اسکے سامع کو کچھ خبر معلوم ہو جاوے۔ ان میں سے ایک کو مبتدا کہتے ہیں اور دوسرے کو خبر۔ خبر کے آخر حرف رابط ظاہر یا محذوف ضرور ہی۔

مبتدا وہ اسم ہی جس کے ماجرے کی خبر دی جاوے اور جس ماجرے کا بیان ہووے اُس کو **خبر** کہتے ہیں مثلاً زید امیر ہی۔ اُس کے سامع کو معلوم ہوا کہ کہنے والا زید کے امیر ہونے کی خبر دیتا ہی اور امیر خبر اور ہی حرف رابط۔ وحدت اور جمعیت میں حرف رابط ہمیشہ مبتدا کے موافق ہوتا ہی۔ مبتدا اکثر خبر سے پہلے آتا ہی اور اکثر معرفہ یا نکرۂ مخصصہ ہوتا ہی اور خبر اکثر نکرہ جیسے زید عالم ہی۔ وہ لڑکا قابل ہی اگر مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں یا دونوں نکرہ ہوں تو جس کو چاہیں مبتدا کریں اور جس کو چاہیں خبر مثلاً یہہ تمہاری کتاب ہی۔ انسان آدمی ہی۔

جملۂ فعلیہ وہ ہی جو اسم اور فعل سے مرکّب ہووے جیسا زید آیا۔

اجزائے جملۂ فعلیہ

فعل لازمی میں جملۂ فعلیہ فعل اور فاعل سے بنتا ہی۔ اور فعل متعدی میں فعل فاعل اور مفعول بہٖ کے ساتھ ملکر جملۂ فعلیہ حاصل ہوتا ہی۔

فاعل وہ ذات ہی جس سے فعل صادر ہو یا جس میں فعل قائم ہو جیسے زید نے شکار مارا یا زید آیا یہاں فعل زید سے صادر ہوا ہی۔ زید جیتا ہی۔ یہاں فعل زید کے ساتھ قائم ہی۔ صدور میں اختیار ہی اور قیام میں نہیں اور

مفعول بہٖ وہ ہی جس پر فاعل کا فعل واقع ہووے جیسا زید نے خالد کو مارا۔

ترکیب مارا فعل متعدی ہی اور زید فاعل اس لئے کہ مارنے کا فعل اس کی ذات سے نکلکر خالد پر واقع ہوا اور لفظ نے علامت فاعل اور خالد مفعول بہٖ ہی اس لئے کہ اس پر زید کا فعل یعنے مار واقع ہوئی اور کو علامت مفعول بہٖ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ کے ساتھ ملکر جملۂ فعلیہ خبریّہ ہوا۔

قاعدۂ کلیّہ فعلوں کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت کا

واضح ہو کہ فعل متعدّی میں ماضی مطلق اور ماضی قریب اور ماضی بعید اور ماضی تشکی اور ماضی تمنائی (جسکے ساتھ ماضی مطلق کا صیغہ ہوتا ہی) کے فاعل کے علامت لفظ نے ہی بشرطیکہ متعدّی مذکور فعل لازم سے مرکّب نہو جیسے تونے مارا میں نے

کھایا ہی۔ اور اُس نے مارا تھا وغیرہ مگر بولنا اور لانا اور بھولنا خارج ہیں یعنے باوجود مُتعدّی ہونے کے اُن کے ماضیوں کے فاعل کی علامت نے نہیں آتی جیسے وہ لایا۔ اور وہ بولا۔ اور تو بھولا۔ اِسی طرح اگر کوئی مُتعدّی فعل لازم سے مرکب ہو اور جزءِ اوّل مُتعدّی ثانی لازمی ہو تب بھی علامتِ فاعل (نے) بولی نجائیگی جیسے میں لے گیا۔ اور وہ دے بیٹھا۔ تو کھا چکا۔ میں لے سکا وغیرہ۔ اگر جزءِ اوّل لازمی ثانی مُتعدّی ہو تو نے استعمال کرینگے لیکن فعل واحدِ مذکر رہیگا جیسے میں نے رو دیا۔ ہم نے ہنس دیا۔ اگر دونوں جزء مُتعدّی ہوں تو وہی حکم ہی جو مفرد کا ہی جیسے میں نے روٹی کھالی۔ ہم نے گھوڑا لے لیا۔ بعض افعال اگرچہ مفعول نہیں چاہتے لیکن نے اُنکے ساتھ رہتا ہی اور فعل واحدِ مذکر ہی ہوتا ہی وہ افعال یہ ہیں کوسنا۔ موتنا۔ دھارنا جیسے لڑکیوں نے موتا۔ صاحبوں نے کوسا۔ نائب فاعل یعنے مجہول کے فاعل کے ساتھ نے کا استعمال جایز نہیں جِن فعلوں کے فاعل کے ساتھ لفظِ نے علامتِ فاعل مطلقًا نہ آوے اور مفعول بہٖ کی علامت خواہ آوے یا نہ آوے تو وے فعل خواہ لازمی ہوں یا مُتعدّی ہمیشہ تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں فاعل کے مُوافق بولے جاوینگے جیسے لڑکی آئی۔ لڑکا آیا لڑکی پانی پیتی ہی۔ لڑکا روٹی کھاتا ہی۔ ہندہ فقیروں کو کھلاتی ہی۔ زید بکر کو بلاتا ہی لڑکیاں آئیں۔ لڑکے آئے۔ لڑکیاں پڑہتی ہیں لڑکے پڑہتے ہیں۔ اچھی لڑکیاں اپنے سبق کو یاد کرلیتی ہیں۔ اچھے لڑکے اُستاد کو خوش رکھتے ہیں۔ جِن فعلوں کے

پہلا قاعدہ

دوسرا قاعدہ

فاعل کے ساتھ لفظ نے علامت فاعل تو ہو مگر علامت مفعول نہ مطلقاً نہ ہووے
وے فعل مفعول کے موافق بولے جاوینگے خواہ فاعل مذکر ہو یا مونث واحد
ہو یا جمع جیسے زید نے تختی لکھی۔ ہنو نے پانی پیا۔ لڑکیوں نے تختیاں لکھیں عورتوں
نے شربت کے پیالے پئے جب فاعل اور مفعول کے ساتھ دونوں کی علامتیں
ہوویں تب ہر حال میں فعل واحد مذکر بولا جاویگا جیسے زید نے تختی کو لکھا۔ ہنو نے
شربت کے پیالوں کو پیا۔ اور جب مفعول کسی فعل کا جملہ واقع ہو تو بھی فعل واحد مذکر
ہوگا جیسے لڑکی نے کہا میں کتاب پڑہتی ہوں لڑکوں نے پوچھا تم کونسی
کتاب پڑہتے ہو وغیرہ۔ جو فعل دو مفعول چاہتا ہی وہ مفعول ثانی کا تابع ہوتا ہی
خواہ مفعول اوّل جو با علامت رہتا ہی مذکور رہو یا محذوف جیسے ہم نے لڑکے کو
کتاب دی۔ زندوں نے شراب پلائی۔ جملہ فعلیہ میں یہہ فصیح تر ہی کہ جملہ میں
فعل آخر واقع ہووے اور فاعل اور مفعول پہلے جیسا بکر کو زید نے مارا۔ اور یوں
بھی درست ہی کہ زید نے بکر کو مارا۔ مگر زید نے بکر کو مارا ضعیف محاورہ ہی۔

ف جب کئی اسم مذکر و مونث ایک فاعل کے تابع ہوں تو فعل کو آخر
اسم کے موافق پڑھینگے جیسے مرد۔ عورت۔ لڑکے۔ لڑکی آئی۔

ف جمع عربی جو افعال کے وزن پر ہو کسی ایک جملہ میں مبتدا یا فاعل واقع ہوں
تو حرف رابط یا فعل واحد مذکر چاہئے مثلاً احوال۔ ارباب۔ القاب۔ اسباب
وغیرہ مثلاً یہہ بات سب پر روشن ہی کہ غرور سے ضحاک کا کیا احوال ہوا۔ اس

زمانہ میں ارباب کرم نادر نظر آتا ہی۔ یہہ کس کا القاب ہی۔ زید کا اسباب لوٹا گیا سوا اوقات کے۔ مثلاً آپ کی اوقات کسطرح گزرتی ہی۔ اور جسوقت مذکور اسما کا اطلاق الگ الگ پر ہو مثلاً سرکار کے احکام سخت ہیں۔ نظیروں میں بزرگوں کے اقوال بہت آتے ہیں۔ اخبار کا حرف رابطہ یا فعل واحد مذکر یا جمع مذکر ہر دو طرح استعمال میں آتا ہی۔ مثلاً اخبار آیا۔ اخبار آئے۔

ف جمع عربی جو الف و تا میں آخر ہوتی ہی اور جس کا واحد مونث ہی مبتدا یا فاعل واقع ہوں تو حرف رابطہ یا فعل واحد مونث چاہتی ہی مثلاً عنایات کرامات۔ ہمارے حال پہ حضرت کی عنایات آگے ہی تھی اور اب بھی ہوگی۔ جام اگر ٹوٹ گیا کون کرامات گئی۔

جب مبتدا یا فاعل ایسے دو لفظ ہوں کہ معاً بولے جاتے ہیں حرف عطف اُن کے درمیان ہو یا نہو اگر تذکیر و تانیث میں مختلف ہیں تو کبھی رابطہ یا فعل جز دوم کی تبعیت کرتا ہی۔ مثلاً آب و ہوا۔ آب و غذا۔ نان و نمک۔ دوات قلم مثلاً یہاں کی آب و ہوا بہت خوب ہوگی۔ آب و غذا کم ہوگئی۔ دوات قلم گم ہوگیا اور کبھی جز اول کی مثلاً آبرو۔ ردو بدل۔ پیچ و تاب۔ مال و متاع۔ مثلاً اگر خدا چاہے ہماری آبرو رہیگی۔ اُس کی ردو بدل بہت بلا کی تھی سنبل کو تیری زلف کا سا پیچ و تاب تھا۔ مال و متاع جاتا رہا۔ اور کبھی ایسے دونوں لفظ مثلاً برق و سحاب پشت و رو۔ رنگ و بو۔ روز و شب دن رات۔ وغیرہ جب مبتدا یا فاعل واقع ہوتے ہیں تو حرف

رابطہ یا فعل جمع مذکر آتے ہیں مثلاً ع تو ہی وہ آئینہ رو جسکے ہیں یکساں پشت رو
روز و شب گزر رہے ہیں - یہہ ذرات نہیں ہیں لیکن مقراض حیات ہیں - اگر
مذکور دونوں لفظ تذکیر و تانیث میں متفق ہوں تو حرف رابطہ یا فعل واحد مذکر یا واحد
مونث بولے جائینگے مثلاً آب و دانہ - آب و نمک مذکر آب و تاب - گفتگو
مونث مثلاً صاحب کا آب و دانہ یہاں سے اٹھا - آب و نمک برابر تھا - اس کے
دانتوں کی آب و تاب موتیوں کو خجل کرتی ہی - آپ کی گفتگو جواب نہیں
رکھتی ہی - لیکن شیر برنج اور پھیر بدل جسکے دونوں جز مذکر ہیں واحد مونث بولی
جاتی ہیں اور نیشکر اگرچہ اسکے دونوں جز مونث ہیں لیکن واحد مذکر بولا جاتا ہی
مثلاً اُن لب شیریں سے شیریں نیشکر کوئی تھا ؛ جب دو یا زاید اسماے
واحد مذکر مبتدا یا فاعل ہوں تو حرف رابطہ یا فعل جمع مذکر آئینگے مثلاً زید اور
بکر آتے ہیں - مکان اور باغ دو ہیں جب دو یا زاید اسماے واحد مونث مبتدا یا
فاعل ہوں تو حرف رابطہ یا فعل جمع مونث جائینگے مثلاً زینب اور کلثوم سوتی ہیں کتاب
اور دوات گم ہیں جب دو یا زاید اسماے واحد مذکر یا مونث مبتدا یا فاعل واقع
ہو کر حروف تردید سے منفصل ہوں تو حرفِ رابطہ یا فعل مطابق مبتدا یا فاعل واحد
مذکر یا واحدِ مونث ہوگا مثلاً زید یا بکر آتا ہی - ہندہ یا زینب روتی تھی -

جملہ کے اقسام باعتبارِ صفت

باعتبار صفت کے جملہ کے کئی اقسام ہوتے ہیں جملہ مستانفہ جملہ معترضہ

جملۂ مُبیِّنہ۔ جملۂ مُعلّلہ۔ جملۂ جوابِ قسم۔ جملۂ جوابِ شرط۔ جملۂ مُنتِجہ۔ جملۂ معطوفہ۔ جملۂ موصولہ۔ جملۂ استفہامیہ۔ جملۂ شرطیہ۔ جملۂ ظرفیہ۔ جملۂ ندائیہ۔

جملۂ مستانفہ وہ ہی جو شروع کلام میں آوے اُسی کو جملۂ ابتدائیہ یا مُفتتحہ کہتے ہیں جیسا سب تعریف اللہ کو کہ جس نے تمام عالم کو پیدا کیا۔

جملۂ معترضہ وہ ہی جو درمیان مبتدا و خبر یا فاعل و فعل کے آوے اور اس کو نکال دینے سے معنے میں نقصان نہ آوے جیسے شیخ سعدی۔ (خدا انکو مغفرت کرے) سردارِ شاعراں ہیں (خدا انکو مغفرت کرے) جملۂ معترضہ ہی

جملۂ مُبیِّنہ وہ جملہ ہی جو کسی چیز کا بیان ہو۔ یعنے وہ جملہ ہی جو مصدرِ کہنا یا سننا یا دریافت کرنا یا جاننا وغیرہ یا اُن کے مُرادف کا مفعول واقع ہوتا ہی پس اگر کہنا یا اُس کے مُرادف کے بعد آویگا تو مقولہ کہلاوے گا جیسے کل آپ نے کہا تھا کہ میں انعام دلا دونگا۔

جملۂ مُعلّلہ وہ ہی کہ کلامِ سابق کی علّت واقع ہو جیسے عمر و نیکم دہی کیونکہ جھوٹھ نہیں بولتا ہی

جملۂ جوابِ قسم وہ ہی جو قسم کے جواب میں واقع ہو جیسے خدا کی قسم تو جھوٹھ بولتا ہی

جملۂ جوابِ شرط وہ ہی جو شرط کے جواب میں آوے جیسے اگر تم آوگے تو پانچ روپے دونگا

جملۂ مُنتِجہ وہ ہی جو پہلے دو جملوں سے پیدا ہو جیسا جو نفس کہ نیچے جاتا ہی حیات کو تائید بخشتا ہی اور جب اوپر آتا ہی ذات کو فرحت دیتا ہی پس ہر نفس میں دو نعمت موجود ہیں۔ یہاں (پس ہر نفس میں دو نعمت موجود ہیں) جملۂ منتجہ ہی۔

جملۂ مستانفہ
جملۂ معترضہ
جملۂ مبینہ
جملۂ معللہ
جملۂ جواب قسم
جملۂ جواب شرط
جملۂ منتجہ

جملۂ معطوفہ وہ ہی جو پہلے جملے پر عطف ہو جیسا زید لکھتا ہی اور بکر پڑھتا ہی۔

جملۂ موصولہ وہ ہی جو صلہ پڑے موصول کا جیسے جو گھوڑا کہ کل تم نے مول لیا تھا۔

جملۂ استفہامیہ وہ کہ اُس میں سوال پایا جاوے جیسے تم کون ہو۔

جملۂ شرطیہ وہ کہ شرط و جزا سے ترکیب پاوے جیسے اگر وہ کوشش کریگا تو نعمت پاویگا۔

جملۂ ظرفیہ وہ ہی کہ ظرف و مظروف سے مرکب ہو مثلاً صراحی میں پانی ہی۔

جملۂ ندائیہ وہ کہ جس میں ندا ہو جیسے ای کریم کرم کر۔

اقسامِ مفعول و دیگر متعلقاتِ فعل کا بیان

معلوم رہے کہ مفعول کی پانچ قسمیں ہیں مفعول بہٖ مفعول مطلق مفعول فیہ مفعول معہٗ مفعول لہٗ۔ اِن میں سے مفعول بہٖ صرف فعل متعدّی ہی میں آتا ہی اور باقی مفعول اور دیگر متعلقاتِ فعل مثلِ حال اور تمیز وغیرہ ہر فعل لازمی اور متعدّی میں آسکتے ہیں۔

مفعول مطلق کا بیان

مفعول مطلق وہ حاصل مصدر ہی جو قبل فعل کے حالتِ مفعولیت میں واقع ہو اور وہ مفعول اور اسکا فعل دونوں ایک ہی مصدر سے نکلے ہوے ہوں یا معنے میں وہ دونوں متحد ہوں جیسا زید کیا خوب چال چلا۔ اِس ترکیب میں زید فاعل ہی۔ اور کیا لفظِ استفہام بمعنی تعجب اور خوب صفت اور چال موصوف صفت موصوف سے ملکر مفعول مطلق واقع ہوا اور چلا فعل لازمی ہی پس فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق کے ساتھ ملکر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مفعول فیہ کا بیان

جس جگہہ یا جسوقت میں فعل واقع ہو اسکو **مفعول فیہ** اور **ظرف** بھی کہتے ہیں
ظرف کی دو قسمیں ہیں ظرفِ زمان - اور ظرفِ مکان - اس مفعول کے آخر لفظ میں
جو علامتِ ظرفیت ہی اکثر مقدر رہتا ہی اور کبھی ظاہر جیسا آج زید مدرسے گیا ہی -
اس ترکیب میں آج ظرفِ زمان اور مدرسہ ظرفِ مکان ہی اور لفظ میں علامتِ
ظرف پوشیدہ ہی یعنے مدرسے میں اور زید - فاعل اور گیا ہی فعل لازمی - فعل
اپنے فاعل اور ظرفِ زمان اور ظرفِ مکان سے ملکر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا -

مفعول معہ کا بیان

مفعول معہ وہ ہی جو فاعل کے ساتھ کام کے کرنے میں یا مفعول کے ساتھ
سہنے میں شریک ہو اُس کی علامت کے - کے ساتھ سمیت - یا معہ ہی مثلاً
بادشاہ معہ فوج آتا ہی - زید نے خالد کو اُس کے بھائی سمیت مارا -

مفعول لہ کا بیان

مفعول لہ وہ ہی جس کے سبب فعل کیا جاوے خواہ وہ سبب موجود ہووے
یا اُس کے حاصل کرنے کا ارادہ ہووے مثال پہلی زید نامردی سے نہ لڑا یعنے بہ سبب
نامردی کے جو اُسکی ذات میں موجود تھی نہ لڑا - مثال دوسری آج اُستاد نے لڑکے
کو تادیباً یا ادب کے لئے مارا - یعنے ادب لڑکے کی ذات میں موجود نہیں تھا اُس کے
حاصل کرنے کے لئے اُستاد نے مارا - اور کبھی تنوین یعنے دو زبر یا لفظ کر یا سے یا لئے
یا باعث یا سبب یا اور الفاظ جو اُنہیں معنی میں ہوں علامتیں مفعول لہ کی ہیں -

حال اور ذو الحال کا بیان

حال وہ اسم ہے جو کیفیت اور حالت فاعل اور مفعول کی یا دونوں کی بتلاوے
اور جسکی حالت بتلاوے اُس کو ذو الحال کہتے ہیں۔ حال اور ذو الحال ملکر
جملے کا ایک جزو ہوتا ہے جیسا زید ہنستا آتا تھا۔ اور زید نے موہن کو پڑھتے دیکھا
اور ہم دونوں باتیں کرتے ایک دوسرے سے لڑتے تھے۔

تمیز اور ممیز کا بیان

تمیز وہ ہے جو شک اور شبہ کسی چیز کا دور کرے۔ ممیز وہ ہے جس کا شک و
شبہ دور ہوجاوے جیسے دو من شکر۔ تنوین یعنے دو زبر یا صرف باے
موحدہ یا لفظ سے یا کر یا اور لفظ جو انہیں معنی میں ہوں اُس کی علامتیں ہیں جیسا
زید نے سہواً یا بسہو یا سہو سے یا بھول کر دوبارہ خط لکھا۔

توابعات کا بیان

تابع اُس کو کہتے ہیں جو پیچھے ایک کلمے کے آوے۔ یہاں تابع سے یہہ
غرض ہے کہ ایک کلمہ دوسرے کلمے کا شریک ہو مضمون میں یعنے فاعل یا مفعول
وغیرہ ہونے میں اور اوّل کلمہ کو متبوع اور دوسرے کو تابع کہتے ہیں۔ اور تابع کے
چھے قسمیں ہیں عطف بحرف۔ بدل۔ تاکید۔ نعت۔ تابع مہمل۔ اور عطف بیان

پہلی قسم عطف بحرف

عطف بحرف اُس تابع کو کہتے ہیں جو پیچھے ایک کلمے کے دوسرا کلمہ

بذریعہ حروفِ عطف کے معطوف ہو جیسے زید اور عمرو نے روٹی کھائی اور عمرو اور بکر کو زید نے مارا۔ اور زید کو عمرو نے خوب پڑھایا اور لکھایا۔ اور حروف عطف کے باب اول میں مذکور ہو چکے ہیں۔ اور جس طرح ایک مفرد دوسرے مفرد پر معطوف ہوتا ہی اسیطرح جملہ بھی دوسرے جملے پر معطوف ہوتا ہی۔ اور کلمہ یا جملہ اول کو **معطوف علیہ** کہتے ہیں۔ اور جو کلمہ یا جملہ اسپر عطف ہو اُس کو **معطوف** کہتے ہیں چنانچہ مثالِ اوّل میں زید معطوف علیہ ہی اور عمرو معطوف۔

دوسری قسم بدل

بدل وہ تابع ہی کہ نسبت میں خود مقصود ہووے۔ پس اگر مبدل منہ اور بدل ایک ہی ذات پر دال ہوں تو اُس کو **بدل کل** کہتے ہیں۔ اور جس کلمے کا بدل واقع ہوتا ہی اُس کو **مبدل منہ** کہتے ہیں جیسے میرے یہاں تمھارا بھائی سکندر خاں آیا تھا۔ یعنے جس ذات پر سکندر خاں دلالت کرتا ہی اُسی ذات پر تمھارا بھائی بھی دلالت کرتا ہی پس تمھارا بھائی مبدل منہ ہی اور سکندر خاں بدل اور غلطی کے بعد جو صحت کے واسطے بولا جاتا ہی تو اُس کو **بدل غلط** کہتے ہیں جیسے پہلے بھولے سے کچھ اَور کلمہ نکلجاوے اور پھر درست کرکے اَور کچھ بولے مثلاً میں گھر کو مدرسے کو جاتا ہوں۔ اور یہ اکثر بولنے میں واقع ہوتا ہی۔

تیسری قسم تاکید

تاکید اُس تابع کو کہتے ہیں جو اپنے متبوع کو کسی طرح کا استحکام یا حصر یا تشدد

کا فائدہ ہووے جیسے کوئی کہے کہ کل حیدرآباد جاؤنگا تو اس بیان سے جانے میں حیدرآباد کی طرف کسی طرح کا وثوق پایا نہیں جاتا۔ اور جب کہا کہ کل ضرور حیدرآباد جاؤنگا تو اس میں ایک طرح کا استحکام ارادہ روانگی حیدرآباد کا پایا گیا ✢ اور تاکید کی دو قسمیں ہیں لفظی اور معنوی۔

تاکید لفظی وہ ہی جو لفظ کے مکرّر لانے سے ہووے جیسا ہاں ہاں ہمنے مارا ہی۔ اور مارا مارا زید نے۔ اور زید آیا زید۔ اور سب آئے سب

تاکید معنوی اُس کو کہتے ہیں جو دوسرے لفظوں سے ہو جیسے زید خود آیا۔ اکثر یے الفاظ تاکید معنوی کے لئے مستعمل ہوتے ہیں سب۔ سب کے سب۔ اور آپ۔ اور خود۔ اور ہی۔ اور محض۔ اور بذاتہٖ اور بجنسہٖ۔ اور البتہ۔ اور بیشک۔ اور ہرگز وغیرہ

چوتھی قسم نعت

نعت وہ کلمہ تانی ہی جو بعد ایک متبوع کے مذکور ہو اور کچھ صفت یا مذمت متبوع کی بیان کرے اُس کو **صفت** بھی کہتے ہیں جیسے زید نیک بخت موجود ہی۔ یہاں زید موصوف ہی اور نیک بخت صفت یا نعت ہی۔

پانچویں قسم تابع مہمل

تابع مہمل اُس کو کہتے ہیں جو پیچھے ایک لفظ کے آوے لفظ دوم مہمل محض واسطے زینت کلام کے لایا جاتا ہی جیسے کوئی کہے کہ جلدی روٹی ووٹی کھالو

مدرسے جاؤ۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ روٹی تو ایک شی خوردنی ہی لیکن دوٹی کوئی شی خوردنی نہیں ہی جس کو کوئی کھا سکے لیکن سب اسکو محض واسطے خوبی اور زینت کلام کے لائے ہیں بعض وقت اس تابع سے متبوع کی قائم مقام چیز بھی مراد ہوتی ہی۔

چھٹویں قسم عطفِ بیان

عطف بیان وہ تابع ہی جو متبوع کا دوسرا مشہور نام ہوتا ہی یہہ اکثر متبوع کی تفسیر کے لئے آتا ہی اسی کو **عف** بھی کہتے ہیں جیسے ابوظفر بہادر شاہ کہ بہادر شاہ عطف بیان ہی۔

تمّہ

کتب مفصلہ الذیل مولفہ جناب رونلڈ ورڈسیل صاحب بی ڈی۔ ئم۔ آر۔ ئے۔ ئس فلو آف دی مدراس یونیورسٹی و ممتحن فارسی و اردو طلبائے یونیورسٹی ئس پی سی کے رئیس واقع ویپری مدراس میں دستیاب ہوسکتے

کتب ہندوستانی		کتب فارسی	
تعلیم الاطفال ۱ اسٹانڈرڈ یا کلاس کے لئے۔	۱؍	محاورات فارسی حصۂ اول (نمبر ۱)	۸؍
کتاب سلیس ۲ اسٹانڈرڈ یا کلاس کے لئے۔	۲؍	ایضاً حصۂ دوم (نمبر ۲)	۸؍
گلستان عجب ۳ اسٹانڈرڈ یا کلاس کے لئے۔	۳؍	حکایت یوسف شاہ سراج	۸؍
منتخبات اردو نمبر (۱) ۴ اسٹانڈرڈ یا کلاس کے لئے۔	۵؍	وزیر لنکران	۸؍
ایضاً نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ قیمت ۷؍ ۸؍ ۹؍ ۵؍ عہ روپیہ		حکایت حکیم نباتات و مستعلی شاہ	۸؍
مجمل تاریخ ہند نمبر (۱) ۴ کلاس یا اسٹانڈرڈ	۲؍	مجموعہ سلیس ۵ اسٹانڈرڈ یا پہلے فارم کے لئے	۴؍
ایضاً نمبر (۲) ۵ اسٹانڈرڈ یا پہلے فارم کے لئے	۳	منتخبات فارسی نمبر (۱) ۶ اسٹانڈرڈ یا ۲ فارم کے لئے	۶؍
خلاصۃ القوانین لوئر سکنڈری کلاسوں کے لئے	۴	ایضاً نمبر ۲ و ۳ و ۴ قیمت ۸؍ ۱۲؍ عہ روپیہ	روپیہ
جامع القوانین اپر سکنڈری اور یونیورسٹی امتحانوں کے لئے۔	عہ روپیہ	زبدۃ القوانین لوئر سکنڈری کلاسوں کے لئے	۸؍
		مناظر القواعد اپر سکنڈری اور یونیورسٹی امتحانوں کیلئے	عہ روپیہ